کر رہی ہے۔ گذشتہ سال ملک میں ٹیلی وژن کا دوسرا چینل "کے ٹی این 62" شروع کیا گیا جو زیادہ تر بین الاقوامی خبریں نشر کرتا ہے۔ شاید "ای ایف کے" اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوجائے گی۔ قومی ریڈیو اسٹیشن مذہبی تعلیمات کے لیے زیادہ وقت مختص نہیں کرتا جب کہ جناب سمبیری کے بقول نئے ریڈیو اسٹیشن کے پروگرام زیادہ تر مشنری امور پر مشتمل ہوں گے۔ "ای کے ایف" کے لیے پر امید ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکومت کا ہم نوا گروہ ہے جو قومی سطح کے ادارے "کینیا کے چرچوں کی قومی کونسل" کا مخالف ہے۔

"ای ایف کے" نے اُن چرچوں سے اکثر لاتعلقی کا اظہار کیا ہے جو حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ "ای ایف کے" میں 46 مذہبی فرقے شامل ہیں جن کی اکثریت کینیا میں آزاد چرچ کی حیثیت سے وجود میں آئی ہے۔ جنرل سیکرٹری کے مطابق ای ایف کے کی تمام شاخیں اس وقت ضلعی سطح پر دعاؤں اور مذہبی تقریبات کا اہتمام کرتی ہیں جو 7 جولائی کو قومی سطح پر دعاؤں کی شکل اختیار کرلیں گی۔

تجزیہ نگاروں کے مطابق دعاؤں کے لیے 7 جولائی کے دن کی تجویز اس لیے معنی خیز ہے کہ ایک سال قبل ٹھیک اسی دن متعدد جماعتوں کے اجتماعی مظاہرے اور فسادات میں کئی افراد مارے گئے تھے۔ البتہ ذمہ دار حلقوں میں حکومت کی حمایت کے پیغام پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔
(رپورٹ: اے پی ایس بلیٹن)

سوڈان

بشپوں کا پیغامِ خیر سگالی

[سوڈان کے بشپوں نے ملک میں مسلسل خانہ جنگی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور اپنے خیر سگالی کے پیغام میں تمام امن پسند سوڈانیوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ سوڈان کے تمام لوگوں کے لیے امن کی کوششوں میں ان کا بھرپور ساتھ دیں۔ ان کی یہ اپیل انٹرنیشنل فائڈز سروس میں شائع ہے جس کی ذیل میں تلخیص دی جاتی ہے۔]

"ہمارے لیے یہ بات دکھ اور تشویش کا باعث ہے کہ جنگ جس شکل میں لڑی جا رہی ہے، یہ پورے ملک کو انسانی خوبیوں سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ انسان بالعموم رحم دل ہوتے ہیں۔ تاہم یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم سوڈانیوں نے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی

تکلیفوں کے بارے میں ظلم اور بے حسّی کا رویّہ اختیار کر رکھا ہے، بلکہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ تو قدرت کی جانب سے ہے۔ اور اکثر مواقع پر ہمارا رویّہ بمشکل ہی "انسانی" کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

یہی وہ غیر انسانی عنصر ہے جس نے ہمارے عوام اور اُن کے رہنماؤں کے دلوں، ذہنوں اور ضمیروں میں جنگ کی نحوست اور بُرائی کو پیوست کر رکھا ہے۔ اسی اضطراب نے تمام امن پسند سوڈانیوں کے نام ہمیں زیر نظر دوسری مشترکہ اپیل جاری کرنے پر مجبور کیا ہے۔" اپنی اپیل میں بشپوں نے قومی رہنماؤں پر زور دیا ہے کہ وہ سابقہ کوششوں کی ناکامی کے باوجود امن کے لیے اپنی کوششیں بدستور جاری رکھیں۔

اپیل میں مزید کہا گیا ہے کہ "جنگ انسانی اقدار کے منافی ہے اور یہ حقیقت اس کے اثرات سے عیاں ہے۔" پورے پورے قصبے اور دیہات ویران ہو چکے ہیں یا مکمل طور پر تباہ کر دیے گئے ہیں۔ سوڈانی عوام کی متعدّد نسلوں کی محنت، دولت اور بھرپور قربانیوں اور ایثار کا یہ انجام افسوس ناک ہے۔

لاکھوں کی تعداد میں انسان ہلاک کیے جا چکے ہیں۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں جنہیں نہایت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کوئی بھی متحارب پارٹی اس بلا امتیاز قتلِ عام سے اپنے آپ کو بریّ الذمہ قرار نہیں دے سکتی۔ لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ وہ غربت اور مصائب کی چکی میں بُری طرح پس رہے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں پناہ دینے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آبادی کے مختلف طبقوں کو پوری دانستگی سے اُکسایا جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے نفرت کریں، بُرا برتاؤ روا رکھیں، حتّیٰ کہ اپنے گروہ سے باہر کے افراد کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ ہم سالہا سال سے ایمرجنسی قوانین کے تحت زندگی گزار رہے ہیں جن سے ہمارے آئینی حقوق اور آزادیاں یکسر محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور یہ سب کچھ جنگ کے نام پر ہو رہا ہے۔ بحیثیتِ قوم ہم بتدریج غربت اور مصائب کی دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں اور فاقہ زدگی کا شکار ہونے والے ہیں ..."

مسلمانوں اور عیسائیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے بشپوں نے کہا۔ "ہم مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پوری سنجیدگی اور وفاداری کے ساتھ اپنے مذہبی عقائد سے وابستہ رہیں۔ کیونکہ اسلام اور عیسائیت دونوں انصاف، مصالحت، محبت، امن اور بھائی

چارے کے علم بردار ہیں۔ دونوں کے مطابق خدا غالب، رحم دل، مہربان اور انصاف پسند ہے۔ بھلا ہم کس طرح اہلِ ایمان کہلا سکتے ہیں جبکہ ہمارا روّیہ ظلم، ناانصافی اور جھوٹ پر عمل کرنے اور اسے پھیلانے کا ہے۔ ہمارے لیے کیوں یہ ناممکن ہے کہ ہم اپنے عقائد سے فیضان حاصل کریں تاکہ ایمانداری، انصاف اور محبت کی بنیاد پر ایک دوسرے سے بھائیوں اور بہنوں جیسا حسن سلوک روا رکھیں، جنگ اور اس کی وجوہ کے خاتمے کے لیے منصفانہ اور انسانی طریقے تلاش کریں۔"

اپیل میں حکومت ، مختلف مسلّح گروہوں اور مسلمان اور عیسائی مذہبی رہنماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ امن اور اس کی ترویج کے لیے اپنی اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ بیان میں حکومت کو اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ "تمام لوگوں کی عام فلاح و بہبود ہی کسی سول اتھارٹی کے وجود کا بنیادی جواز بنتی ہے۔" حصولِ امن کی کوشش میں حکومت کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپیل کنندہ بشپ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ "ملک انفرادی اور گروہی مفادات، مذہب، سیاسی نقطۂ نظر اور قبیلہ و نسل کی بنیاد پر بری طرح منقسم ہے۔" انہوں نے متحدہ سوڈان کی تعمیر کے لیے سنجیدہ کوششیں کیے جانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے تمام "مسلّح گروپوں کو ان کی گروہی اور سیاسی وابستگی سے قطع نظر" کرتے ہوئے یاد دلایا کہ قیامِ امن کی ذمہ داری اُن پر بھی عائد ہوتی ہے اور انہیں "انسانی ہمدردی اور خوف خدا" کے جذبے کے تحت اقدامات کرنے چاہیئیں۔ اور انہیں اپنے ہی بھائیوں اور بہنوں کو قتل کرتے ہوئے اپنے محرکات کا بڑی احتیاط سے جائزہ لینا چاہیے۔

اپنے بیان میں بشپوں نے مسلم مذہبی رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ امن کی اس مہم میں ان کا ساتھ دیں۔ "ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ اپنے وعظوں میں نفرت، نسل پرستی اور تفریق کی بجائے امن کی تبلیغ کو موضوع بنائیں، اپنے معتقدین کے سامنے، انصاف، مفاہمت، اختلافِ فکر و عقیدہ رکھنے والوں کے لیے احترام اور انسانی مساوات کو حقیقی مذہبی اقدار کے طور پر پیش کریں۔ اپنے معتقدین پر زور دیں کہ وہ امن کے لیے دعا کریں اور جس امن کی دعا کریں اس پر عمل بھی کریں۔"

اکومینکل سطح پر عیسائی اہلِ ایمان امن کے لیے جو دعائیں اور اقدامات کر رہے ہیں اس پر اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ عیسائی برادریاں باہم منقسم ہیں اور "اُن میں ایسے لوگ موجود ہیں جو قبائلی اور سیاسی تنازعات کو ہوا دیتے ہیں ... وہ عیسائی جو دانستہ

طور پر دہشت گردی اور بدسلوکی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دوسرے انسانوں کو قتل کرتے ہیں، ان کے مال و اسباب تباہ کرتے ہیں یا انہیں لوٹتے ہیں، جھگڑے کھڑے کر کے یا نفرت کے بیج بو کر معاشرتی زندگی میں رخنے ڈالتے ہیں... انہیں پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ کیا یہ سب کچھ کرنے کے باوجود وہ پھر بھی عیسائی ہیں یا عیسائی کہلانے کے مستحق ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص یسوع مسیح کی تعلیمات پر عمل نہ کرے اور اُس شہزادۂ امن کے ساتھ اپنی شناخت نہ کرائے اور پھر بھی وہ اپنے آپ کو عیسائی کہلاتا پھرے۔"

آخر میں سوڈان کے بشپ خداوند تعالیٰ کے حضور التجا کرتے ہیں کہ وہ جنگ سے متاثرہ افراد کو صبر اور ہمت دے اور پوری قوم کو امن کے تحفے سے نوازے۔

ایشیا

سری لنکا: بشپ کی مسلمانوں سے اپیل

سری لنکا کے اسقفی کمیشن برائے مکالمۂ بین المذاہب و مطالعۂ مذاہب کے چیئرمین نے سری لنکا کے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں "مصالحت کی تلاش" اور "بحالیٔ امن کے لیے مثبت اقدامات کا ساتھ دیں۔" انورادھاپورہ کے بشپ ہنری گُونے وردینا نے کہا کہ حالیہ برسوں میں سری لنکا جس تشدّد سے دوچار ہوا ہے، "اس کی جڑیں ناانصافی، انسان کی خود غرضی اور خالق کے قوانین کو مکمل طور پر نظر انداز کرنے میں پیوست ہیں۔" ملک کے شمالی تامل علاقوں میں سرکاری اور علیحدگی پسند فوجوں کے مابین لڑائی میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "انسانی زندگیوں کے اتلاف کا سلسلہ ہمارے اردگرد جاری ہے اور لوگ مسلسل خوف اور کشیدگی کی فضا میں رہ رہے ہیں۔"

بشپ کی یہ اپیل پوپ جان پال دوم کے اُس بیان کے بعد سامنے آئی جس میں پوپ جان پال دوم نے متاثرین جنگ کی امداد نیز مشرقِ وسطیٰ، بلکہ کسی بھی جگہ پائیدار امن کے قیام کے لیے دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ کیتھولک چرچ کے تعاون کا اظہار کیا تھا۔

(رپورٹ: کیتھولک ہیرالڈ)